

135901- سجدہ شکر کی فضیلت میں من گھڑت حدیث

سوال

سوال: سجدہ شکر کی فضیلت: (بندہ جس وقت نماز پڑھ کر سجدہ شکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں اور بندے کے درمیان سے پردہ کھول دیتا ہے، اور فرماتا ہے: میرے فرشتو! میرے اس بندے کو دیکھو! اس نے فرض ادا کیا، اور میرے ساتھ وعدہ بھی نبھایا، اور پھر اس پر میں نے جو نعمت کی ہے اس کے بدلے میں سجدہ شکر بھی کیا، میرے فرشتو! اس کے لئے کیا ہونا چاہیے؟ توفرشے کہتے ہیں: یارب! تیری رحمت ہونی چاہیے، تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے بعد کیا ہونا چاہیے؟ توفرشے کہتے ہیں: یارب! تیری رحمت ہونی چاہیے، تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اس کے بعد کیا ہونا چاہیے؟ توفرشے کہتے ہیں: یارب! اس کی ساری خواہشات پوری کر دی جائیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: پھر اس کے بعد کیا ہونا چاہیے؟ توفرشے خیر و بھلائی کی ہر چیز کا ذکر کر دیتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے فرشتو! اس کے بعد کیا ہونا چاہیے؟ توفرشے کہتے ہیں: یارب! اب ہمیں کچھ نہیں پتا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں اس کا شکر ادا کرونگا جیسے اس نے میرا شکر ادا کیا، اور اس پر میں اپنا فضل کھول دوں گا، اور اسے اپنی رحمت دکھاؤں گا) اس حدیث کی صحت کے بارے میں بتلائیں، اللہ تعالیٰ آپکو برکتوں سے نوازے۔

پسندیدہ جواب

سجدہ شکر مستحب ہے، اور سجدہ شکر ایک سجدے کا نام ہے جو مسلمان کسی بھی حصولِ نعمت یا زوالِ نعمت پر کرتا ہے، اس سجدے کے مستحب ہونے کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا عمل ثابت ہے۔

چنانچہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی کوئی پر مسرت معاملہ پیش آتا، یا آپکو خوشخبری دی جاتی تو اللہ کا شکر کرتے ہوئے سجدہ ریز ہو جاتے" ابو داؤد: (2774) البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابو داؤد میں صحیح کہا ہے۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول فرمائی تو اس وقت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بھی سجدہ شکر کیا، اسے بخاری: (4418)، اور مسلم: (2769) نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس وقت سجدہ شکر ادا کیا جب آپکو مسیلمہ کذاب کے قتل ہونے کی خبر دی گئی۔

علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس وقت سجدہ شکر ادا کیا جب انہیں خوارج کے مقتولین میں خاتون کے پستان جیسے بازو والے شخص کی خبر دی گئی۔
دیکھیں: "مصنف ابن ابی شیبہ" (368-2/366)

سوال میں ذکر شدہ حدیث کو قابل اعتماد محدثین میں سے کسی نے بھی بیان نہیں کیا، آثار صحابہ اور احادیث بیان کرنے والی کتب میں بھی یہ روایت موجود نہیں ہے، بلکہ اس حدیث کو کچھ شیعہ کتب بیان کرتی ہیں جو کہ جھوٹی اور من گھڑت احادیث سے بھر پور ہیں، مثال کے طور پر: ”من لاسخفہ الفقہ“ (1/333)، حدیث نمبر: 979، باب: سجدہ شکر، اور سجدہ شکر کی دعا کے بارے میں، اسی طرح کتاب ”تہذیب الأحکام“ از طوسی: (2/110)، لیکن ان دونوں کتابوں میں اس حدیث کو جعفر الصادق سے بیان کیا گیا ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں ہے، نیز اس کی سند میں محمد بن ابو عمیر ”مجمول“ ہے، جس کے بارے میں ”لسان المیزان“ (5/221) میں ہے کہ: ”محمد بن ابی عمیر اپنے والد سے بیان کرتا ہے، اور ابن جریج اس سے بیان کرتا ہے، لیکن یہ مجمول ہے“ انتہی

اس کی سند میں اسی طرح ”حریر بن ابی حریر“، اور ”مرزم بن حکیم“ بھی ہیں، ان کے بارے میں کسی بھی اہل علم نے توثیق ذکر نہیں کی، ان کے حالات پڑھنے کیلئے آپ رجوع کریں: ”لسان المیزان“ (186، 2/181)

چنانچہ خلاصہ یہ ہوا کہ:

اس حدیث کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کرنا جائز نہیں ہے، اور لوگوں میں اس حدیث کو نشر کرنے سے روکنا چاہیے۔

مزید فائدے کیلئے آپ سوال نمبر: (5110)، اور (21888)

کا مطالعہ کریں

واللہ اعلم.